بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم چہار شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پھوڑے کی تکلیف سے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا کریں۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت ایک ہفتہ کی رخصت پر ہیں آپ کی جگہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بحیثیت قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت کام کر رہے ہیں۔

جلد ۳۰ | ۱۰ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۱۰ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۲

مولوی محمد علی صاحب کا عدالت میں حلفیہ بیان

تنکے کا سہارا لینے کی بے سود کوشش

(۲)

مولوی محمد علی صاحب کو اپنے حلفیہ عدالتی بیان میں سے جو تنکا ہاتھ آیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:۔

"جیسا کہ میں نے ابتدا سے بیان میں بھی آپ کی نبوت کے منکر کو کذاب یا محض دروغگو قرار دے کر یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ اس سے مراد محض پیشگوئی کرنے والا ہے آخر میں اس کو اور بھی صاف کر دیا۔ کہ آپ کا دعوےٰ نبی بمعنی محدث یا ولی ہونے کا ہے۔ نہ کہ درحقیقت نبی"

پھر غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہُوا یہ کہ قادیانی علماء نے میرے بیان کے ایک حصہ کو جس میں خود میں نے یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ حضرت صاحب نبی بمعنی محدث یا ولی ہیں۔ لوگوں سے مخفی رکھا۔ بلکہ میرے دریافت کرنے پر بھی یہ کیا۔ کہ اس میں نبوت کے متعلق اور کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی"

تیسری بار فرماتے ہیں:۔ "جب نبوت کے متعلق میرے بیان کا ایک حصہ شائع کیا گیا۔ تو دوسرے حصہ کا اخفا کیوں کیا۔ صرف اس لئے کہ اس میں ولایت اور محدثیت کی تشریح کھلے الفاظ میں موجود تھی اور قادیانی علماء نہ چاہتے تھے۔ کہ یہ حصہ عام لوگوں کے سامنے آئے"

آخر میں لکھتے ہیں:۔ "اگر یہ بیان ڈرتھ سیکر پر بھی بنتی ہے۔ تو حضرت صاحب نے خود اس اخبار کو پیش کرا کر یہ تشریح کروائی۔ کہ لفظ نبوت سے جو میرے بیان کے شروع میں استعمال ہوا مراد محض محدثیت یا ولایت ہے۔ نہ کچھ اور"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کا سارا زور اس بات پر ہے۔ کہ انہوں نے اپنے حلفی بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو یہ لکھایا تھا۔ کہ "مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے" "مرزا صاحب دعوےٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں" اس سے مراد ان کی یہ تھی۔ کہ آپ کا دعوےٰ نبی بمعنی محدث یا ولی ہونے کا ہے۔ اور اس کا ثبوت وہ یہ دے رہے ہیں۔ کہ ایک تو انہوں نے اپنے اسی بیان میں نبوت کے منکر کو کذاب کہا۔ کافر نہیں کہا۔ دوسرے یہ کہا کہ "مرزا صاحب نبی ہونے کا سینٹ یعنی ولی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں" پہلی بات کے متعلق تو یہ گزارش ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اس مقدمہ کی بنیاد ہی لفظ "کذاب" پر تھی۔ اور مولوی محمد علی صاحب عدالت میں یہ شہادت دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی کرم دین متوطن بھیں کو جو کذاب لکھا ہے۔ وہ امر واقعہ کا اظہار ہے۔ تو اس موقعہ پر وہ یہی کہتے کہ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے" نہ یہ کہ "مکذب مدعی نبوت کافر ہوتا ہے" کیونکہ "کافر" کہنے کا کوئی سوال ہی نہ تھا پس جناب مولوی صاحب خدا تعالےٰ کے خوف اور اس کی خشیت کو بالکل نظرانداز کر کے محض مغالطہ دہی کے لئے آج یہ فرما رہے ہیں۔ کہ "اگر میں اس لفظ کا استعمال اصطلاح شریعت میں کرتا۔ تو آپ کے منکر کو بھی کافر قرار دیتا" ورنہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر وہ قطعاً لفظ "کافر" استعمال نہ کر سکتے تھے۔ اور اگر کرتے تو یقیناً مضحکہ خیز حرکت کا ارتکاب کرتے۔

اب رہی ان کی دوسری بات جس کو انہوں نے فیصلہ کن قرار دیا ہے۔ اور جسے چھپا رکھنے کا الزام ہم پر لگا کر خیانت کا مرتکب بتایا ہے۔ اس کے متعلق صرف یہ گزارش ہے۔ کہ اس کی جو تشریح مولوی صاحب اب فرما رہے ہیں۔ اس کے اصل الفاظ قطعاً متحمل نہیں ہو سکتے۔ اصل الفاظ یہی ہیں نہ۔ کہ "مرزا صاحب نبی ہونے کا۔ سینٹ یعنی ولی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں" ان سے یہ مفہوم کس طرح اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ "آپ کا دعوےٰ نبی بمعنی محدث یا ولی ہونے کا ہے۔ نہ کہ درحقیقت نبی" اور "حضرت صاحب نبی بمعنی محدث یا ولی ہیں" اگر مذکورہ بالا الفاظ کسی معمولی پڑھے لکھے انسان کے سامنے بھی رکھ دیئے جائیں۔ تو وہ نہایت آسانی کے ساتھ بتا دے گا۔ کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو دعووں کا ذکر ہے۔ اول:۔ "نبی ہونے کا" اور دوسرا "سینٹ یعنی ولی ہونے کا" لیکن مولوی صاحب ان کا مطلب یہ بیان کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ نبی ہونے کا نہیں۔ بلکہ محدث ہونے کا تھا۔ چونکہ اصل الفاظ اس کے قطعاً متحمل نہیں۔ اس لئے حد سے بڑھی ہوئی دیانتداری سے کام لیتے ہوئے مولوی صاحب نے ان میں یوں تحریف فرمائی ہے۔ کہ:۔ "آپ کا دعوےٰ نبی بمعنی محدث۔ یا ولی ہونے کا ہے"

اگر مولوی صاحب بُرا نہ منائیں۔ تو ہم صرف اتنا پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ انہیں "نبی بمعنی محدث" لکھنے کا کیا حق ہے۔ اور زیر بحث فقرہ میں یہ کہاں مذکور ہے۔ کہ "نبی بمعنی محدث" اصل الفاظ بالکل واضح ہیں۔ خود "پیغام صلح" نے ان کو نقل کرتے ہوئے ان کے دو حصے قرار دیئے ہیں۔ ایک "مرزا صاحب نبی ہونے کا" اور دوسرا "سینٹ یعنی ولی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں" تک

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ابتدائے جنوری ۱۹۴۲ء سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

No.	Name	No.	Name
169	Salami Adegbonmire Lagos.	196	Nimota Sadique Lagos.
170	Aninotu Debo "	197	Savli Akilaji "
171	Nesaru hadimiji "	198	Sadiku Sale "
172	Soleman Akinrinlola "	199	Majeed Bello "
173	Ibrahim Omniji "	200	Fatima "
174	Salami Agunbiade "	201	Sister Minia olujokke "
	Musa Adeboyeka "	202	Brother Safirin Dosumu "
176	Tijani olatunji "	203	Kasim Sadiku "
177	Salav Adegboyega "	204	Hafsah "
178	Jinada ola Akinmboni "	205	Badmos Lawal "
179	Osenatu Kolajo Akinmboni "	206	Yoonus Ali Awwal "
180	Bakare A. Sayaba "	207	Mikail Abdullah "
181	Lawal E. yera "	208	Husain Aliyakuma "
182	Yusaf Mohd Lawal "	209	Ibrahim Falujo "
183	Jinad Akingbade "	210	Ismail Adebnu "
184	Bashir Din "	211	Adam Sadiq "
185	Fatima Eluwami "	212	M. Farozi Abdus-Salam Lagos.
186	Ismail Joiye oba "	213	Abdul Wahab Otusanya "
187	Khadijah Adedal "	214	Salahuddin Ibrahim "
188	Washilat Qamor Deen "	215	Salih Amin "
189	Abdul Muritalha "	216	Mustapha Savage "
190	Adisatu Sekoni "	217	Ismail Taiwo "
191	Adam Mohd "	218	Abdus Salam Arogandade "
192	Sabitayu Lawal "	219	Abdus Salam Ali "
193	Rakeyata Alira "	220	Abdul Hamid Lagoku Lagos.
194	Rainatu Ghayi "	221	Sadiq C. Oshinatad "
195	Rakayatu Okunnowe "	222	Abdus Salam L. Yoodluck Lagos.

(باقی)

اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس فقرہ میں دو دعووں کا ذکر ہے۔ ایک نبی ہونے کا اور دوسرا ولی ہونے کا۔ نہ یہ کہ نبی بمعنی ولی یا محدث ہونے کا۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور ولی مانتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جس وقت عدالت میں یہ بیان دیا۔ اس وقت وہ بھی یہی مانتے تھے جیسا کہ اس فقرہ سے ظاہر ہے۔ مگر آج ان الفاظ کی خواہ مخواہ یہ تشریح کر رہے ہیں کہ نبی بمعنی محدث۔

پس جس فقرہ پر انہوں نے اپنی اپیل کی بناء رکھی ہے۔ وہ انہیں بری نہیں بلکہ بحالات موجودہ اور زیادہ زیر الزام لا رہا ہے۔ اور اس کی جو تشریح وہ اب کر رہے ہیں وہ قطعاً غلط ہے۔ اگلے پرچہ میں ہم یہ بتائیں گے۔ کہ اس زمانہ میں مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نبی بمعنی محدث سننا بھی نہیں گوارا نہیں کرتے تھے۔ چہ جائیکہ خود یہ کہتے اور یہ عقیدہ رکھتے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر غرباء کے لئے غلہ مہیا کرنے والوں کی فہرست

وصولی گندم

نام	من سیر
ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان	۱-۳۰
ماسٹر خیر الدین صاحب "	۰-۲۵
منشی نور احمد خانصاحب "	۱-
چوہدری برکت علی خانصاحب	۱-۰

نقد آمد

نام	روپے آنے
اہلیہ ڈاکٹر محمد خورشید صاحب قادیان	۴-۷
امۃ الحمید بنت " " "	۲-۰
مولوی محمد دین صاحب "	۲-۸
عبدالواحد صاحب دوکاندار "	۶-۴
مستری محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی	۵-۰
شیخ مظفر الدین صاحب پشاور	۱۸-۰
خواجہ عبدالغنی صاحب نئی دہلی	۲-۴
مسز نسیم حسین صاحب دہلی	۱۰۰-۰
سید محمود عالم صاحب قادیان	۳-۰
صاحبزادی امۃ العزیز بیگم "	۵-۰
شکر الٰہی صاحب ننکانہ صاحب	۲-۸
شیخ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ	۵-۰
چوہدری سعد الدین صاحب گوجرخان	۱۵-۰
حیات محمد صاحب چارسدہ	۱۵-۰

نام	من سیر
مرزا عبدالغنی صاحب قادیان	۰-۲۶
میاں اللہ بخش صاحب "	۰-۱۲
مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی "	۰-۲۰
مرزا قدرت اللہ صاحب	۱-۰-۰

نام	روپے آنے
خواجہ محمد خانصاحب چارسدہ	۱۵-۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب مالاکنڈ	۲-۰
خواجہ محمد شفیع صاحب ہنگ	۱-۰
ظفر الحق خانصاحب لاہور	۱۲-۱۴
ایس احمد صاحب عارف والا	۹-۰
پیر محمد عبداللہ صاحب گولیکی	۱-۰
صلاح الدین صاحب نئی دہلی	۵-۰
سید شرافت احمد صاحب بریلی	۴-۱۰
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈلہوزی	۲-۰
غلام محمد صاحب اختر لاہور معہ اہل وعیال	۳۰-۰
محمد ابراہیم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۰-۰
خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قادیان	۵-۰

نام	من سیر
مرزا الطاف الرحمٰن صاحب قادیان	۱۶
دختر مرزا قدرت اللہ صاحب "	۰-۲۰
منشی محمد صادق صاحب "	۰-۱۶

نام	روپے آنے
میاں مبارک احمد صاحب قادیان	۱-۰
شیخ عطاء اللہ صاحب "	۲-۴
مرزا محمد شفیع صاحب "	۲-۵
سید محمد ہاشم صاحب بخاری "	۲-۰
سید زمان شاہ صاحب گجرات	۲-۰
مولوی ارجمند خان صاحب قادیان	۴-۸
پروفیسر عبداللہ ناصر الدین صاحب حقی "	۴-۸
صاحبزادہ ابوالحسن صاحب "	۲-۴
ملک برکت اللہ صاحب کراچی	۱-۰
سید محبوب عالم صاحب قادیان	۲-۰
محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ	۳-۰
ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب کوہاٹ	۴-۱۱
قاضی عبدالرحمٰن صاحب قادیان	۵-۰
مولوی عبدالاحد صاحب قادیان	۱-۰

پرائیویٹ سیکرٹری

اعلاناتِ نکاح

(۱) راجہ ممتاز احمد صاحب بی۔ اے ریلوے اکونٹس آفس لاہور کا نکاح حمیدہ راحت بنت چوہدری بشیر احمد خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی احمد آباد کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۹ ؍ ۵ ؍ ۴۲ کو مسجد مبارک میں پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار نذیر احمد رحمانی ہیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (۲) ۵ جون بعد نماز عصر رشیدہ بیگم صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ملتان بنت جناب شیخ محمد حسین صاحب قانونگو ضلع جھنگ

مجلس ارشاد کا جلسہ

کل غلطی سے یہ لکھا گیا ہے۔ کہ گیارہ جون بروز اتوار سردار محمد یوسف صاحب کی تقریر ہوگی یہ تقریر ۱۴ جون کو ہوگی۔ احباب مطلع رہیں ؛

سید محمد اسحٰق صدر مجلس ارشاد

۴ ؍ ۶ ؍ ۴۲ صدر محلہ دار الفضل کا نکاح مسٹر عبدالسبوح صاحب کلرک پسر ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کلرک سیکرٹری سپرنٹنڈنٹ فیروز پور کے ساتھ ۲/۱ ۱ ہزار روپیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ سید میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۱۹)

میری پہلی بیوی دُختر میر عباس علی شاہ صاحب بڑی دیندار اور مخلص احمدی تھیں۔ والد صاحب کے ارتداد کا اثر اُن پر نہ تھا۔ حضرت اقدس ان سے خوش تھے حضرت بی بی صغریٰ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا سہیل پن تھا۔ ۱۸۹۷ء میں خاکسار حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ذریعہ ملازم ہو گیا۔ اور نومبر ۱۸۹۷ء میں میری اس بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد ہماری آمدو رفت حضرت اقدس کے ہاں زیادہ ہوتی گئی۔ میری دوسری شادی کے لئے پانچ چھ جگہوں سے پیغام آئے۔ مگر میری طبیعت کچھ متذبذب تھی۔ آخر میں قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جمعہ کا دن تھا۔ پیشی میں مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ تخلیہ میں میں نے پہلے مولوی صاحب سے ذکر کیا۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت اقدس نے مہندی لگا رکھی تھی۔ معاً دروازہ پر تشریف لے آئے۔ اور پھر اسی طرح باہر تشریف لے آئے مولوی صاحب نے حالات عرض کئے پہلی بیوی کی وفات کا حضور نے بہت افسوس کیا۔ اور فرمایا کہ وُہ بہت اچھی تھیں۔ میری طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ اب آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں نے پانچ چھ جگہوں کا ذکر کیا۔ اس پر حضور نے مجھے ایک استخارہ بتلایا کہ یہ کریں۔ اور وُہ یہ تھا۔ دو رکعت نماز استخارہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں بعد الحمد قل یا ایھا الکفرون۔ دوسری رکعت میں بعد الحمد سورہ اخلاص پڑھیں۔ اور التحیات میں رسول اللہ کا لفظ پڑھنے کے بعد کہیں۔ اے خدا جہاں تو خوش ہے وہیں میرا رشتہ کر دے۔ اس کے بعد نماز ختم کریں۔ آخر کار میری دوسری شادی ستمبر ۱۸۹۸ء میں فاطمہ بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر مرزا امیر بیگ صاحب پرسنل سرجن و چیف میڈیکل آفیسر ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب چرکھاری سے ہو گئی ۔

(۲۰)

انہی ایام میں دھوری جاکھل حصار ریلوے لائن جاری ہُوئی۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے سٹیشن کی بلڈنگ کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ نواب صاحب لوہارو کے ایک عزیز مالیر کوٹلہ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ محمد یامین خان صاحب تحصیلدار بھی نواب صاحب کے شریک تھے۔ مجھے ایک رویا میں دکھایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور میرا سفارش کر دیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ آپ کی سفارش کر دیں گے۔ لیکن نواب صاحب کے ٹھیکہ ریل کی طرف اشارہ کیا۔ کہ یہ دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ خواب اسی طرح پُورا ہُوا۔ کہ نواب صاحب نے مجھے مع اہلیہ قادیان جانے کی اجازت دے دی۔ اور خود قادیان نہ جا سکے۔ غرض ہم قادیان پہونچے۔ اثنائے سیر میں حضرت اقدس نے نواب صاحب کے نہ پہونچنے کا سبب دریافت کیا۔ میں نے اصل حالات عرض کر دیئے۔ جو مکان نواب صاحب کے لیئے حضور نے تجویز فرمایا تھا وُہ ہم کو دیا گیا۔ میری موجودہ بیوی نے اسی موقعہ پر حضرت اقدس کی بیعت کی۔ اور تبرکاً کوئی چیز مانگی ۔

(۲۱)

ہمارے مریدوں میں سے وارث شاہ نامی ایک شخص حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں ملازم تھا۔ جو نہایت نیک اور صاحب رویا و صالحہ تھا۔ اس نے لکھا۔ کہ میں نے دیکھا ہے کہ وُہ اور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں پہونچے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک پھول آپ کو دیا ہے۔ ایک اور صاحب نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے ہاں لڑکا ہوگا۔ اس کا نام عبدالرحیم رکھا جائے۔ یہ حالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھ کر بھیج دیئے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ جو نام خواب میں بتایا گیا ہے۔ وُہی رکھا جائے۔ چنانچہ میں نے بڑے لڑکے کا نام عبدالرحیم رکھا ۔

(۲۲)

ایک دفعہ قادیان میں حضرت اقدس کے ہمراہ ہم سیر کو جا رہے تھے ایک امریکن سیاح بھی ہمارے ساتھ تھا حضرت اقدس نے اس وقت نری کی جوتی جس کی ایڑی بیٹھی ہُوئی تھی۔ پہن رکھی تھی۔ جو سوال امریکن کرتا۔ وُہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کر دیتے۔ اور حضور کا جواب اسے سنا دیتے۔ ابھی گفتگو جاری تھی۔ کہ نہر آگئی۔ حضرت اقدس نے تعجب کیا۔ اور امریکن کو سوار ہونے کے لیئے کہا۔ لیکن اس نے کہا۔ کہ جب تک آپ نظر آتے ہیں گے میں سوار نہ ہوں گا۔ اس پر حضور واپس تشریف لے آئے۔

(۲۳)

جب میری موجودہ بیوی جو صحابیہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہُوئیں۔ تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ کہ بیعت کرنے کے بعد انہوں نے ایک موقعہ پر جبکہ حضور کو سردرد کی شکایت تھی۔ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی دبا رہی تھیں۔ تبرکاً کوئی چیز مانگی حضرت ام المومنین نے اس وقت معذوری ظاہر کی۔ لیکن حضرت اقدس نے سُن لیا۔ اور خاموش رہے۔ پھر اُٹھ کر اُوپر کسی کمرہ میں تشریف لے گئے۔ اور جو قمیص پہن رکھی تھی۔ وُہ اُتار کر دوسری پہن لی۔ اور اُتاری ہُوئی قمیص لا کر میری بیوی کے آگے رکھدی۔ جنہوں نے اپنے بڑے لڑکے عبدالرحیم۔ اور دوسرے بچوں کو تبرکاً نیت کر کے پہنائی ۔

(۲۴)

جس سال طاعون زوروں پر تھی۔ لدھیانہ میں بھی کئی واردات ہوئیں۔ احمدی بفضل تعالےٰ محفوظ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ اول تو احمدی اس بیماری سے بچائے جائیں گے۔ لیکن اگر کوئی مرے گا بھی تو شہید ہوگا۔ اسی وقت ایک دو احمدیوں کی موت پر ہماری برادری کے خان بہادر ڈپٹی امیر علی صاحب نے مضحکہ اُڑایا۔ کہ اب مرزائی بھی مرنے لگے۔ میں نے اس کا ذکر حضرت اقدس سے بٹالہ ریلوے سٹیشن پر کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جاہل ہے وُہ شخص اس کو خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ غرور سے لکھنا اچھا نہیں۔ اس کو تب پتہ لگے گا جب اس کے گھر میں پڑیگی چنانچہ اس شخص کے گھر کا بہت بُرا انجام ہوا ۔

برائے فوری توجہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا آئندہ امتحان انشاء اللہ العزیز اواخر جولائی میں منعقد ہوگا۔ اس کے لیئے "شہادۃ القرآن" بطور نصاب مقرر ہے ان امتحانات کا بڑا مقصد حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب کو ذہن نشین کرانا ہے۔ اور یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ مجالس مستعدی سے کام لیں۔ اور مرکز سے تحریک پہونچتے ہی جملہ اراکین مجلس اور دیگر افراد جماعت میں شمولیت کی تحریک کریں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض مجالس خاموشی سے امتحان کی تاریخ کا انتظار کرتی رہتی ہیں۔ اور جب تاریخ بالکل قریب آجاتی ہے۔ تو فہرست اسماء امیدواران بھجوائی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امیدواران کا ایک حصہ باوجود اپنا نام پیش کرنے کے تیاری نہ ہونے کے باعث امتحان میں شامل ہونے کی جرأت نہیں کرتا۔ اور ایک حصہ بغیر معقول تیاری کے امتحان دیتا ہے۔ اور اس طرح حقیقی فائدہ حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔ پس جملہ زعماء کرام و قائدین سے التماس ہے۔ کہ وُہ اپنے ہاں فوری طور پر تحریک فرما کر اسماء امیدواران مع فیس داخلہ بحساب ایک پیسہ فی کس بھی بھجوا دیں۔ تا امیدواران کو کافی عرصہ امتحان کی تیاری کے لیئے مل سکے نصاب امتحان "شہادۃ القرآن" کی قیمت ۳ رقی نسخہ ہے اور

ہزار ہا سال قبل عربوں کا فنِ کتابت

اگرچہ اس بات کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ کہ عربوں میں کب سے سلسلہ کتابت شروع ہوا۔ لیکن یہ بات ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ سے کئی صدیاں پہلے سے ان میں فن تحریر موجود تھا۔ اس بات کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ ۱۸۷۵ء میں فرانس اور انگلستان کے بعض سیاحوں کو یمن کے پرانے دار الحکومت مارب اور صنعا کے کھنڈرات میں چند کتبے ملے۔ جو ابتداء میں بالکل لایعنی سمجھے گئے۔ لیکن مدت العمر کے بعد علماء ان کے پڑھنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور انہوں نے معلوم کیا۔ کہ یہ تحریریں حمیر بن سبا کے وقت کی ہیں۔ جس کا زمانہ حضرت مسیح سے ۲۱۲۰ سال پہلے کا ہے (سیاحت المتعلم) یہ تحریرات لکھنے والوں کے کمال فن کا بہترین ثبوت ہیں۔ لوہے کی کیلوں سے کھود کر لکھا گیا ہے۔ سطریں نہایت سیدھی اور الفاظ کی بندش و ترکیب کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح سے دو ہزار سال قبل عربوں کو فن تحریر پر کمال حاصل تھا۔

عربوں نے عبرانی خط یہودیوں سے حاصل کیا۔ ایک روایت کے مطابق ورقہ بن نوفل نے سب سے پہلی عربی عبارت کو عبرانی خط میں لکھا۔ لیکن بعض کا اس سے اختلاف ہے۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ظہور اسلام سے کچھ عرصہ قبل عربی حروف ایجاد ہوئے۔

ابتداء میں عربی خط کے حروف الگ الگ لکھے جاتے تھے۔ اور ان پر نقطے بھی نہیں ہوتے تھے۔ جن سے حروف متشابہ میں تمیز ہو سکتی۔ ۶۵ھ میں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں حجاج بن یوسف ثقفی کی فرمائش سے نصر بن عاصم نے نقطے ایجاد کئے۔ کسی پر ایک نقطہ لگایا۔ کسی پر دو اور کسی کے اوپر اور کسی کے نیچے۔ (تاریخ ابن خلکان)

عربی کے موجودہ رسم الخط کی بنیاد کا سہرا خلیفہ مقتدر باللہ عباسی (۲۹۵ھ ۳۲۰ھ) کے وزیر ابو علی محمد حسین بن مقلہ کے سر ہے۔ جس نے ایک تو حروف کو ملا کر لکھنے کا طریق ایجاد کیا۔ اس کے علاوہ خوش نویسی کے کئی اقسام ایجاد کئے۔ جن میں سے مشہور یہ ہیں ثلث تعلیق۔ توقیع نسخ۔ ریحان اور محقق (کشف الظنون جلد اول)

چونکہ اس زمانے میں کاغذ نہیں پایا جاتا تھا۔ اس لئے عربوں میں مختلف قسم کی اشیاء پر لکھنے کا رواج تھا۔ جن میں سے رائج العام یہ تھیں۔

(۱) عسب۔ کھجور کے پتے (۲) لخاف سفید رنگ کے پتھر کی تختیاں (۳) ادیم چمڑا (۴) اکتاف شانہ کی ہڈی (۵) اضلاع پہلو کی ہڈیاں (۶) اقتاب پالان خر (۷) لوح لکڑی کی تختی (۸) قرطاس۔ ایک قسم کا کاغذ جو یونان اور اطالیہ میں بنایا جاتا تھا۔ (۹) ساق پوست آہو (۱۰) مہرق اس کو کپڑے پر نشاستہ لگا کر بنایا کرتے تھے۔ (۱۱) قباطی ایک قسم کا سفید باریک کپڑا جو مصر میں بنایا جاتا تھا (۱۲) جُری ایک قسم کے درخت کی چھال سے بنایا جاتا تھا۔ یہ تمام اشیاء زمانہ جاہلیت میں تحریر کے کام میں آتی تھیں۔ بلکہ طلوع اسلام کے بعد بھی کافی عرصہ تک انہی اشیاء پر لکھا جاتا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو معاہدہ یہود خیبر پر کیا۔ جو چمڑے پر لکھا گیا۔ قرآن شریف کی آیات ابتداء میں عسب۔ ادیم۔ لخاف اضلاع۔ وغیرہ پر لکھی جاتی رہیں۔

حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں قرآن شریف کا جو نسخہ مجموعی صورت میں مرتب ہوا۔ وہ قرطاس پر لکھا گیا۔ اور کوفی خط میں تھا۔ لیکن خلافت بنی امیہ کے زوال پر کوفی خط بھی متروک ہو گیا۔ اور صرف عربی خط استعمال ہونے لگا۔ خلافت عباسیہ کے قائم ہونے پر ایک طرف تو عربی رسم الخط کا رواج عام ہو گیا۔ یہاں تک کہ بے شمار خوشنویس پیدا ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اس کے لکھنے کا نیا طریق ایجاد کیا۔ دوسری طرف سمرقند کو فتح کر لینے کے بعد مسلمانوں نے وہاں کے لوگوں سے کاغذ بنانا سیکھ لیا۔ اس کا استعمال فوراً ہی شروع نہ کیا گیا۔ بلکہ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں فضل بن یحیٰ برمکی کے حکم سے بہت عرصہ بعد کثرت سے تیار ہونے لگا۔ اور دوسری صدی ہجری تک تمام اسلامی ممالک میں کاغذ پر لکھنے کا رواج ہو گیا۔ اور دوسری اشیاء پر تحریر کا دستور کم ہونے لگا۔ اگرچہ اس وقت بھی بعض لوگ بہ نسبت کاغذ کے پرانی اشیاء پر لکھنے کو ترجیح دیتے تھے۔ لیکن کاغذ کا عام استعمال ہو جانے پر تمام اشیاء متروک ہو گئیں۔

کاغذ کے کارخانے ہر جگہ قائم ہونا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ابن بطوطہ کے زمانے میں کاغذ کے بیس کارخانے صرف دمشق میں ہی تھے۔ سب سے قدیم عربی تحریر جو کاغذ پر لکھی ہوئی پائی گئی۔ غریب الحدیث کے نام سے کتابی صورت میں لیڈن کے مکتبہ جامعہ میں موجود ہے۔ جو کہ ۲۵۲ھ میں لکھی گئی۔ ایک اور پرانی کتاب جو چوتھی صدی ہجری میں لکھی ہوئی خیال کی جاتی ہے۔ اس کا نام دیوان الادب ہے۔ اور برطانیہ کے عجائب خانہ میں موجود ہے۔

اہل عرب کا نام تاریخ میں اس وجہ سے بھی ہمیشہ بطور یادگار رہے گا۔ کہ انہوں نے اہل یورپ کو کاغذ سازی کا کام سکھایا شاطبہ۔ بلنسیہ۔ طلیطلہ وغیرہ میں کاغذ سازی کے بڑے بڑے کارخانے موجود تھے۔ جب ان شہروں کو اہل یورپ نے فتح کیا۔ تو کارخانے بدستور رہنے دیئے۔ اور تمام یورپ میں اس صنعت کو پھیلا دیا۔ کاش کہ اہل اسلام اپنے آباء و اجداد کی ان حیرت انگیز ایجادات سے خود فائدہ حاصل کریں۔ اور اب پھر اسی طرح نہ صرف دینی امور میں بلکہ دنیوی طور پر بھی اہل عالم کی رہنمائی اور استادی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کی قابلیت پیدا کریں۔

(خواجہ عبد الحمید ضیا آف ڈیرہ دون)

جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا

شملہ

خدا کے فضل سے شملہ میں خدام الاحمدیہ نے نہایت کامیابی سے یوم التبلیغ منایا۔ مختلف خدام کے وفود نے شہر کے ہر حصہ میں تقریباً ۱½ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے اور تبلیغ کی۔ ہر جگہ لوگوں نے بڑے اشتیاق سے ہمارا لٹریچر لیا۔ اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ سینکڑوں انگریز افسروں کو بھی انگریزی لٹریچر پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ لیا اور پڑھا۔ کچھ خدام نے شملہ کے باہر دس دس میل تک اس کے مضافات مثلاً سمر ہل۔ جتوگ۔ تارا دیوی پری محل۔ مشوبرہ وغیرہ وغیرہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ان تمام مضافات میں بھی لوگوں نے بڑی توجہ کے ساتھ ان کو پڑھا۔ خاکسار مرزا عبد اللطیف بی۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ

گوجرانوالہ

۲۴ مئی ۱۹۴۳ء جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مسجد احمدیہ میں علی الصبح جمع ہو گئے۔ سات قسم کے مختلف ٹریکٹ جو اردو انگریزی گورمکھی اور ہندی پر مشتمل تھے۔ احباب کو بانٹے تقسیم دیئے گئے۔ اور یوم التبلیغ کے متعلق بعض ہدایات دیکر بعد دعا احباب کو رخصت کیا گیا۔ غیر مسلم اصحاب میں زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں غیر مسلم لائبریریوں میں ٹریکٹ رکھے گئے۔ اور مشہور میڈیکل پریکٹیشنروں کے دواخانوں میں بھی پہنچائے گئے۔ اتفاق سے اس دن مہاسبھا سیوادل کا بھاری اجلاس تھا۔ لوگوں نے نہایت شوق سے لٹریچر طلب کیا مگر ہم صرف چیدہ چیدہ اشخاص کو ہی دے سکے کیونکہ مطالبہ کے لحاظ سے ٹریکٹوں کی تعداد ناکافی تھی۔ نیز وہاں کے ایک رکن اعلےٰ کو بھی ٹریکٹ پیش کئے گئے جنہوں نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کئے۔ شام کو اے۔ آر۔ پی کا پولیس گراؤنڈ میں مظاہرہ تھا۔ کثرت سے ہجوم تھا۔ وہاں بھی لٹریچر تقسیم کر کے پیغام حق پہنچایا گیا (رپورٹر)

لائلپور

جماعت احمدیہ لائلپور کے افراد نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقریباً تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور قریباً پچاس آدمیوں کو زبانی تبلیغ کی۔ زیر تبلیغ افراد میں ڈاکٹر تاجر اور معززین شامل تھے۔ ٹریکٹ تقسیم کرنے میں لائلپور کے اردگرد کے علاقہ کا بھی خاص خیال رکھا گیا تھا۔ مثلاً چک جھمرہ میں بھی ٹریکٹ تقسیم کرائے گئے۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ خاکسار محمد یوسف سیکرٹری جماعت احمدیہ لائلپور

مسئلہ کفر و اسلام پر امرتسر میں غیر مبایعین سے مناظرہ

مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ختم ہو جانے کے بعد اگلے ہفتہ مسئلہ کفر و اسلام پر مولوی احمد یار صاحب سے تین گھنٹے مناظرہ ہوا۔ جس کی رپورٹ کسی نامہ نگار نے ۱۷ مارچ کے پیغام صلح میں شائع کرائی ہے۔ اور اس میں میرے متعلق لکھا ہے:-

"قاضی صاحب اپنے دعویٰ کے ثبوت میں حضرت اقدسؑ کی تحریرات سے کوئی معقول دلیل نہ پیش کر سکے۔ لے دے کے آپ نے بدر ۱۹۰۳ء سے ایک حوالہ پیش کیا۔ مسیح موعودؑ کا منکر اسی طرح کافر ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص شراب اور زنا کو حلال قرار دیتا ہے۔ مگر جس وقت یہ ساری عبارت سامعین کو جناب قاضی صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ تو حاضرین بیک آواز پکار اٹھے۔ کہ جو مفہوم آپ اس عبارت کا لیتے ہیں۔ وہ ہرگز نہیں بلکہ وہ ہے۔ جو کہ مولنا احمد یار صاحب بار بار بیان کر چکے ہیں۔ حضرت اقدسؑ نے یہ ہرگز نہیں لکھا۔ کہ جو شخص مجھے مسیح موعود نہیں مانتا۔ وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو شراب یا زنا کو حلال قرار دیتا ہے۔ بلکہ آپ کا منشاء یہ ہے۔ کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد اور پیشگوئیوں کا جن میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے انکار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ ارشادات اور پیشگوئیاں نہیں ہیں۔ وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو قرآن حکیم کے صریح حکم کو چھوڑ کر شراب و زنا کو حلال قرار دیتا ہے"۔

اس تحریر میں دو غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ اول یہ کہ میں نے صرف یہی ایک حوالہ پیش کیا حالانکہ آگے چل کر خود ہی اس نامہ نگار نے اپنے اس بیان کی یہ کہہ کر آپ تغلیط کر دی ہے کہ "قاضی صاحب نے عبدالحکیم کے خط مندرجہ حقیقۃ الوحی۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور اس عبارت پر جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ پر مندرج ہے "دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا" پر بڑا زور دیا"؟ گویا نامہ نگار نے میری طرف سے دو اور دلیلیں پیش ہونے کا اعتراف کر لیا۔

دوسری غلط بیانی یہ کی گئی ہے۔ کہ سب حاضرین پکار اٹھے۔ کہ میرا مفہوم غلط۔ اور مولوی احمد یار صاحب کا مفہوم درست ہے۔ مگر آگے چل کر خود ہی اپنی اس غلط بیانی کا بھانڈا یہ لکھ کر پھوڑ دیا۔ کہ "اگر یہ مفہوم صرف ہماری جماعت کی طرف سے پیش ہوتا۔ تو شاید قادیانی جماعت کے لئے کچھ اعتراض کی گنجائش ہو سکتی تھی۔ مگر دو غیر از جماعت دوستوں نے جن میں سے ایک اہلحدیث ہیں۔ اور دوسرے سُنی ہیں۔ مولانا احمد یار صاحب کے مفہوم کو صحیح قرار دیا"۔

گویا ساری پبلک دو غیر از جماعت دوست بن گئی۔ یہ درست ہے کہ ان دو شخصوں نے مباحثہ ختم ہو جانے کے بعد ان کے ایک سوال پر میرے اس حوالہ کو پیش کرنے پر مولوی احمد یار صاحب کے خیال کی تائید کی مگر مولوی احمد یار صاحب کے لئے اگر وہ غور سے کام لیں۔ یہ تائید بھی ان کے اپنے عقائد کے لحاظ سے خوش کن نہیں۔ کیونکہ یہ مفہوم پیش کر کے انہوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اس حوالہ کی رو سے وہ تمام کلمہ گو اور اہل قبلہ جو مسیح موعودؑ کی آمد کے منتظر نہیں ہیں۔ بلکہ مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئیوں پر یقین نہیں رکھتے کافران لیا ہے۔ گویا سر سید احمد خان اور سر اقبال کے ہم خیالوں کو جو سب کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں مولوی احمد یار صاحب نے کافر قرار دیدیا۔

اب مولوی احمد یار صاحب بتائیں۔ کہ اس حوالہ کا یہ مفہوم مان کر ان کا یہ عقیدہ کدھر گیا۔ کہ کوئی کلمہ گو اور اہل قبلہ کافر نہیں۔ پس میرے اس پیش کردہ حوالے کا جو مفہوم خود انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ اس نے بھی ان کے اصل عقیدہ کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ کیا مولوی احمد یار صاحب ان دو غیر از جماعت اصحاب کی طرح اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے بھی اس مفہوم کی تصدیق کرا سکتے ہیں۔ جو انہوں نے بحث میں پیش کیا۔ میں نے دوران بحث میں واضح کر دیا تھا۔ کہ اس حوالہ کا جو مفہوم مولوی احمد یار صاحب پیش کرتے ہیں وہ درست نہیں۔ کیونکہ سائل کا سوال یہ نہیں۔ کہ مسیح موعود کی پیشگوئی کا منکر کافر ہے یا مسلم۔ بلکہ اس کا سوال تو صرف مسیح موعودؑ کے منکر کے متعلق ہے۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ دریافت کر رہا ہے۔ کہ آپ کا منکر کافر ہے یا مسلم۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کا منکر اس وجہ سے کافر ہے۔ کہ اس میں خدا کے وعدہ اور منواتر پیشگوئی سے انکار ہے۔

اس حوالہ کے رو سے مولوی احمد یار صاحب مسیح موعود کے منکر کو کافر نہیں سمجھتے۔ بلکہ مسیح موعود کی پیشگوئی کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں حالانکہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح کی آمد کی پیشگوئی کو جزو ایمان قرار دینے کی نفی فرمائی ہے۔ اور اسے منجملہ پیشگوئیوں کے ایک پیشگوئی کہا ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰۔ لہذا مولوی احمد یار صاحب بتائیں کہ جو چیز جزو ایمان نہیں۔ اس کا انکار کفر کیسے ہو گیا۔ مولوی صاحب نے میرے اس مطالبہ کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ ہاں اس بات پر بڑا زور دیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تریاق القلوب میں لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا جس پر میں نے کہا کہ یہ تو انکشاف تام سے پہلے کی تحریر ہے۔ چنانچہ تریاق القلوب کے اسی حوالہ کو بعد میں جب ایک شخص نے پیش کیا۔ اور اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کو پیش کیا۔ جو آپ نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو لکھی۔ کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچ چکی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا۔ کہ "عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔" (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جواب اس لئے بھی دیا۔ کہ سائل نے اپنے سوال کے شروع میں لکھا تھا حضور عالی نے ہزاروں جگہ لکھا ہے۔ کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر قرار دینا کسی طرح صحیح نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں۔ صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ سائل کے سوال کے اسی حصہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر تعجب کا اظہار کیا۔ کہ وہ کیوں کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کا انسان ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ خدا کے نزدیک یہ ایک ہی قسم کے لوگوں میں داخل ہیں۔ یہ بات پیش کرتے ہوئے میں نے کہا۔ کہ اس مجلس میں جو صاحب میرے مدمقابل ہیں۔ وہ بھی اپنا یہی مذہب پیش کرتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کو کافر کہنے والا تو کافر ہے۔ مگر صرف نہ ماننے والا کافر نہیں۔ اور اس کے بالمقابل میں ایسے لوگوں کو دو قسم کے انسان نہیں ٹھہراتا۔ اب اہل مجلس غور کر لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جواب کے رو سے میرا عقیدہ حضور کے اس جواب کے مطابق ہے۔ یا مولوی احمد یار صاحب کا؟

صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مولوی احمد یار صاحب کا عقیدہ قابل تعجب ہے۔ کیونکہ وہ کافر کہنے والوں اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ مولوی احمد یار صاحب نے میری اس بات کا تو کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھی تھی۔ اس کے متعلق کہا۔ کہ اس جگہ مسلمان نہیں ہے سے مراد نفی کمال ہے۔ میں نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ اگر اس جگہ نفی کمال مراد ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جواب میں یہ کیوں فرماتے۔ کہ آپ کو کافر ٹھہرانے والے اور نہ ماننے والے ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

یہ یاد رہے۔ کہ آئینہ کمالات اسلام میں حضور مسلمان کو کافر کہنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ پس منکرین اور مکفرین ایک ہی قسم میں اسی صورت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جبکہ زیر بحث حوالہ میں نفی کمال کی بجائے نفی حقیقت مراد لے کر دونوں کو دائرہ اسلام سے سمجھا جائے۔

اسی نے "حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ والے جواب میں آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفتری علی اللہ اور مکذبین دونو کو بڑے کافر قرار دیا ہے۔ میرے اس جواب کے بعد مولوی احمد یار صاحب بلا دلیل یہی رٹ لگاتے رہے۔ کہ نفی کمال مراد ہے لیکن میری دلیل کی تردید میں ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے۔ اس کے بعد میں نے حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۱۷۹ پیش کیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر کی دو قسمیں کی ہیں۔ اور لکھا ہے۔ اوّل:۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ "دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتا۔ اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے"۔ اور پھر آگے چلکر لکھا ہے۔ "اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"۔

مولوی احمد یار صاحب نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ مسیح موعود کا انکار اسی قسم کا کفر ہے جس قسم کا کفر ترک صلوٰۃ سے لازم آتا ہے۔ جو کہ دراصل فسق ہے۔ میں نے جواباً کہا۔ کہ اگر آپ کی بات درست ہوتی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں قسم کے کفر کو ایک ہی قسم میں کیسے داخل قرار دیتے اور دریافت کیا۔ کہ کیا مولوی احمد یار صاحب کے نزدیک اسلام کے منکر کا کفر اور تارک الصلوٰۃ کلمہ گو کا کفر ایک ہی قسم میں داخل ہے؟ اگر نہیں تو پھر ان کا استدلال باطل ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود کا انکار درحقیقت اصول دین میں سے ایک اصل کا انکار ہے۔ جیسے ملائکہ یا انبیاء کا انکار۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری قسم کے کفر میں مثلاً مسیح موعود کا انکار اس لئے کہا ہے۔ کہ دوسری قسم کے کفر میں ملائکہ۔ انبیاء۔ الہامی کتب۔ یوم آخرت کا انکار بھی داخل ہے۔ کیونکہ ان باتوں کا انکار کفر کی پہلی قسم کے ذیل میں جو سرے سے اسلام کا انکار ہے نہیں کرتا۔ ہاں چونکہ حقیقت کے لحاظ سے ان امور کا کفر بھی اصول دین کا کفر ہے۔ اس لئے بغور دیکھنے سے

اب کفر اور پہلی قسم کا کفر ایک ہی قسم میں داخل ہوگا۔ کیونکہ جس طرح اسلام کا انکار اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار اصول دین کا انکار ہے۔ اسی طرح ملائکۃ اللہ۔ انبیاء کرام (جن میں حضرت مسیح موعود بھی شامل ہیں۔) الہامی کتب اور یوم آخرت کا انکار بھی اصول دین کا انکار ہے۔ کیونکہ اسلام نے لا نفرق بین احدٍ من رسلہ کی تعلیم دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ من فرّق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رأٰی۔ پس اس لحاظ سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نفس نبوت کے لحاظ سے نبی مانتے ہیں۔ اور نبی کا انکار از روئے قرآن مجید کفر ہے۔

مولوی احمد یار صاحب نے ان باتوں کا کوئی معقول جواب دینے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰ سے پیش کی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ یہ کہا ہے۔ کہ کفر کا فتوے لگانے میں آپ کی طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ بلکہ سبقت مخالفین کی طرف سے ہوئی۔ اور وہ آپ کو کافر قرار دے کر خود کفر کے فتوے کے مستحق ہوگئے چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔ "کیا کوئی مولوی یا کوئی مخالف یا سجادہ نشین ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھیرایا تھا"۔ آگے چلکر فرماتے ہیں۔ "پھر جبکہ اپنے فتووں کے ذریعہ سے کافر ٹھیرا چکے۔ اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہوگئے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ تو اس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا۔ کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم ان کو کافر کہتے"۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰ و ۱۲۱

اس جگہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتوے کفر کی ترتیب بتائی ہے۔ کہ پہلے مخالفین نے آپ پر کفر کا فتوے لگایا۔ اور پھر بموجب حدیث نبوی کہ مومن کو کافر قرار دینے والے پر کفر الٹ کر پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں کافر قرار دے دیا۔ پس اسجگہ مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کافر تو ضرور کہا ہے۔ ہاں ان کے آپ کو کافر قرار دینے کے بعد اس حوالہ سے مولوی احمد یار صاحب کو یہ کہنے کا حق نہیں پہنچتا۔ کہ ایسے مخالف کلمہ گو جو مفتی اور مولوی نہ تھے۔ وہ آپ کے نزدیک کافر نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۴-۱۶۵ پر فرمادیا ہے۔

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے پھر جبکہ قریباً دو سو مولویوں نے مجھے کافر ٹھیرایا۔ اور میرے پر کفر کا فتوے لکھا گیا۔ اور انہیں کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ تو اب اس بات کا سہل علاج ہے۔ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت و ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں"۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مفتیوں اور مولویوں کے علاوہ دوسرے منکرین کو بھی مسلمان نہیں سمجھا بلکہ ان کے لئے تین شرطیں مقرر کی ہیں۔ کہ اگر انہیں پورا کر دیں۔ تو انہیں مسلمان سمجھا جائیگا شرط اول یہ کہ ہر ایک مکفر مولوی کے نام کی تصریح سے اشتہار شائع کریں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ شرط دوم یہ کہ ان میں نفاق کا شائبہ نہ پایا جائے۔ شرط سوم یہ کہ وہ خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ اب ان شرائط کو پیش کرنے کے بعد میں مولوی احمد یار صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اس تحریر کی موجودگی میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمان سمجھنے کا انہیں کیسے حق حاصل ہے۔ جبتک کہ وہ تین شرطیں پوری نہ کریں۔ مولوی احمد یار صاحب اور ان کی پارٹی کا عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ وہ ان دوسرے لوگوں کو جنہوں نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا مسلمان قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں مسلمان نہیں سمجھتے۔

اس کے بعد مولوی احمد یار صاحب نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ ما زنا زانٍ وھو مومن و ما سرق سارق وھو مومن۔ گویا غیر احمدیوں نے صرف مومن ہونے کی نفی کی ہے۔ میں نے کہا اوپر تو ان کے مسلمان ہونے کی نفی کی ہے۔ اور یہ تو آپ نے مثال دے کر بتایا ہے۔ کہ جس طرح زانی زنا کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ اور چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح دوسرے سب لوگ ان شرائط کو

نہ پورا کرنے کی حالت میں مسلمان نہیں۔

مولوی احمد یار صاحب نے ۱۹۰۸ء کی وہ گفتگو بھی پیش کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سر فضل حسین صاحب کے درمیان ہوئی تھی۔ اور اس میں سے مندرجہ بالا اشتہار والی شرط کو حذف کر دیا میں نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے لوگوں کے لئے اسجگہ بھی اشتہار دینا شرط ٹھیرایا ہے۔ پس جب تک ایسے لوگ حقیقۃ الوحی کی شرط کے مطابق اشتہار نہ دیں۔ اور باقی مندرجہ شرائط کو پورا نہ کریں درحقیقت مسلمان نہیں سمجھے جا سکتے۔ بلکہ صرف اسمی اور رسمی مسلمان کہلائیں گے۔ مولوی احمد یار صاحب نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ "میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا" میں نے کہا۔ آپ یہ حوالہ ادھورا پیش کر رہے ہیں۔ وہاں تو آگے لکھا ہے۔ "لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے۔ ان کو کیونکہ مومن کہہ سکتا ہوں۔" حقیقۃ الوحی ص ۱۶۵

میں نے کہا۔ ہم لوگ بھی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ لیکن جو آپ وجہ کفر پیدا کر لے وہ کیونکر مومن کہلا سکتا ہے۔

حقیقۃ الوحی میں بیان کردہ وجوہات کفر میں سے ایک وجہ مومن کو کافر قرار دینا ہے۔ دوسری وجہ کافر کو مومن سمجھنا ہے۔ جیسا کہ دوسرے غیر احمدی مکفر مولویوں کو مومن سمجھتے ہیں۔ اور تیسری وجہ سرے سے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار ہے۔ اور چوتھی وجہ مثلاً مسیح موعود کا انکار بتائی گئی ہے۔ اب غور کریں۔ غیر احمدی ان وجوہ میں اکثر کے ماتحت ضرور آتے ہیں۔

مولوی احمد یار صاحب نے اس بات پر بڑا زور دیا۔ کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ لاتقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنًا کہ سلام علیکم کہنے والے کو غیر مومن مت کہو۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ ہم اس پر عامل ہیں۔ جس شخص کے کفر کا ہمیں علم نہ ہو۔ وہ آکر اگر السلام علیکم کہے تو ہم اسے کافر نہیں کہہ دیتے۔ تاوقتیکہ اس کے متعلق ہمیں علم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی کافر ہے۔ کیا اگر آپ جانتے ہوں۔ کہ فلاں شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہو چکا ہے۔ تو اس کے آپ کو السلام علیکم کہنے پر آپ اُسے مومن سمجھنے لگ جائیں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفر کو کافر جانتے ہیں۔

یہ ہے خلاصہ اس مباحثہ کا جسے پیغام صلح کے نامہ نگار نے نہایت غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونیوالوں کی فہرست

گذشتہ سے پیوستہ

۱۔ چودہری فضل احمد صاحب کراچی۔ ۲۔ بابو اللہ داد صاحب کراچی۔ ۳۔ رفیع الزمان خانصاحب کراچی ۴۔ شریف احمد صاحب کراچی۔ ۵۔ بابو احمد جان صاحب کراچی۔ ۶۔ بابو انور علی صاحب کراچی ۷۔ چودہری غلام حسین صاحب کراچی (۸) مرزا عبدالرحیم صاحب کراچی۔ ۹۔ منیر احمد صاحب کراچی ۱۰۔ ماسٹر امین الدین صاحب کراچی۔ ۱۱۔ محمود علی حسین صاحب کراچی۔ ۱۲۔ ماسٹر مہر محمد صاحب کراچی ۱۳۔ صوفی عبدالحکیم صاحب کراچی۔ ۱۴۔ عیسیٰ خان صاحب کراچی۔ ۱۵۔ مولوی محمد نواز خانصاحب کراچی ۱۶۔ سردار خانصاحب سکھر سندھ۔ ۱۷۔ مولوی محمد یوسف صاحب چیف کیمسٹ روہڑی سندھ۔ ۱۸۔ سید عبدالقیوم صاحب روہڑی سندھ۔ ۱۹۔ مولوی نور الٰہی صاحب روہڑی سندھ۔ ۲۰۔ مشتاق احمد صاحب روہڑی سندھ ۲۱۔ سید ذوالفقار علی صاحب " " (۲۲) زکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب روہڑی

۲۳۔ بابو غلام جیلانی خانصاحب پوسٹل کلرک نواں شہر ضلع جالندھر۔ ۲۴۔ مولوی عبدالغنی خانصاحب کریام ضلع جالندھر۔ ۲۵ حکیم فضل الٰہی صاحب راہوں ضلع جالندھر۔ ۲۶۔ سید عبدالودود صاحب کٹلی کلکتہ۔ ۲۷۔ چودہری عبدالمنان صاحب کلکتہ۔ ۲۸۔ چودہری ظفر احمد صاحب کلکتہ۔ ۲۹۔ محمد شمس الدین صاحب کلکتہ۔ ۳۰۔ مرزا اعظم بیگ صاحب محمد آباد سندھ۔ ۳۱۔ منشی بشیر احمد صاحب محمد آباد سندھ ۳۲۔ سید احمد صاحب محمد آباد سندھ۔ ۳۳۔ چودہری غلام مرتضیٰ صاحب محمد آباد سندھ۔ ۳۴۔ نصیر احمد صاحب " " ۳۵۔ عبدالکریم صاحب " "۔ ۳۶۔ بابو جمال الدین صاحب " "۔ ۳۷۔ چودہری غلام رسول صاحب گوادر محمد آباد سندھ

اسے فراموش نہ فرمایئے

ہم متواتر احباب کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں۔ کہ یکم جون کو وی۔ پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ اور کہ احباب انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ اُمید ہے احباب ہماری اس استدعا کو فراموش نہ فرمائینگے اور کاغذ کی گرانی و نایابی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے۔ ہر ممکن تعاون فرمائینگے۔ جو احباب وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ بھی براہ کرم حسب وعدہ جلد بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرما دیں۔

خاکسار منیجر "الفضل"

چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں بڑی بڑی معلومات اور مکمل تبلیغ بھری ہوئی ہے۔ جو بھائی مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہوں۔ وہ درخواست کریں۔ کیونکہ مسز ڈاکٹر شفیع احمدؐ اس گرانی کے زمانہ میں ایسی ارزاں قیمت پر یہ بیش بہا کتابیں تبلیغ اور ذکر حق کے لئے دے رہی ہیں۔ تھوڑی کتابیں رہ گئی ہیں۔ پھر چھپنے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ مگر ناول یا [illegible] جان کر طلب نہ کریں۔ وہ کتابیں یہ ہیں۔ (۱) قول سدید۔ (۲) بخاری شریف۔ (۳) حضرت مولوی نور الدین رضؓ صاحب کے قرآنی نوٹ۔

پتہ :۔ چاندنی چوک دہلی۔ کٹڑہ اللہ دیا۔ مکان حسن احمد

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اپریل ۱۹۴۲ء کے وسط میں بعض اخبارات میں جو یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ حیدر آباد (سندھ) بادین برانچ لائن پر ماتلی۔ بادین سیکشن جلد بند کر دیا جائیگا۔ اب منسوخ کیا جاتا ہے سیکشن مذکور اب آخری طور پر ۲۳ ستمبر ۱۹۴۲ء کو بند ہوگا۔ وہ تاریخیں جن پر ٹریفک روکا جائیگا۔ بعد میں مشتہر کی جائینگی۔

جنرل منیجر لاہور

آپ ہرگز پسند نہ کرینگے کہ وی پی واپس کر دینے والے لوگوں کی فہرست میں آپکا نام آئے۔ لہذا وی۔ پی ضرور وصول فرما لیجیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۹ جون۔ بحیرۂ اسود کی روسی بندرگاہ سبسٹاپول پر جرمنوں کا نیا حملہ شروع ہو گیا ہے اور اب پھر وہاں ویسی ہی ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں جیسی گذشتہ نومبر اور دسمبر میں ہوئی تھیں۔ جرمن بمبار چاروں طرف سے سمندر اور خشکی پر حملے کر رہے ہیں۔ اور روسی توپیں اور طیارے پورا مقابلہ کر رہے ہیں۔ روسی اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ شہر میں بجلی۔ پانی کے انتظامات اور فوجی ٹھکانے بدستور محفوظ ہیں اور تین روز کی بمباری سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

چنکنگ ۹ جون۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل چوشین کے نواح میں صبح سے شام تک شدید لڑائی ہوتی رہی۔ دشمن نے بار بار چینی مورچوں پر ضربات لگائیں۔ مگر ہر بار اسے منہ کی کھانی پڑی۔ ایک ہزار جاپانی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ اس محاذ پر اسوقت ایک لاکھ بیس ہزار جاپانی فوج لڑ رہی ہے جاپانی چاہتے ہیں کہ چین کو کئی چھوٹے چھوٹے محاذوں میں تقسیم کر دیں۔ اور صوبہ کیانگسی کے شہر نانچنگ کی جاپانی فوج جنوب مشرق کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔ کینٹن کے شمال میں پیشقدمی کرنیوالی فوج نے اگراس کے ساتھ رابطہ قائم کر لیا۔ تو چوشین کے علاقہ کی چینی فوجیں گھر جائیں گی۔ جاپانیوں نے ہانکو سے ایک سو کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع شہر ینگ پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔

چنکنگ ۹ جون۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانیوں نے فوچو اور چوشین کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ چوشین نانچنگ سے ۱۴۱ میل جنوب مشرق میں ہے۔ اور فوچو چکیانگ کیانگسی ریلوے کا ایک اہم شہر ہے۔ چوشین کے ہوائی اڈہ کے متعلق خیال تھا کہ اتحادی طیارے یہاں سے پرواز کر کے جاپان اور فارموسا پر بمباری کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۹ جون۔ جنوب مغربی بحرالکاہل میں سات جاپانی آبدوزیں یقینی طور پر اور غالباً آٹھ ڈبو دی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۹ جون۔ چنکنگ ریڈیو کے حوالے سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ پانچ سال کی جنگ میں جاپانی چین میں زہریلی گیس کے کم سے کم ایک ہزار حملے کر چکے ہیں۔ اور چونکہ چینیوں کے پاس اپنی حفاظت کا سامان بہت کم تھا۔ اس لئے بہت زیادہ نقصان ہوا۔

واشنگٹن ۹ جون۔ جاپانیوں نے جزیرہ مڈوے پر جو حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد گذشتہ تین روز سے زبردست بحری معرکہ جاری ہے۔ جاپانیوں کے دو یا تین طیارہ بردار جہاز اور ۱۱ سے ۱۳ تک جنگی جہاز غرق یا بیکار ہو چکے ہیں۔ جاپانی بمباروں نے بہت سے حملے کئے مگر صرف ایک امریکن طیارہ بردار جہاز کو کچھ نقصان پہنچا۔

قاہرہ ۹ جون۔ لیبیا کے متعلق ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ دشمن کی بڑی مسلح فوجوں نے نائٹس برج پر حملہ کیا۔ لیکن گھمسان کی جنگ کے بعد اسے مغرب کیطرف پیچھے ہٹا دیا گیا۔ تمام دن لڑنے کے بعد ہمارے کچھ دستے ہرمت پہنچ گئے۔ جس پر جرمنوں کا قبضہ تھا۔ بیرالحکیم میں آزاد فرانسیسی فوج نے دو حملوں کو پسپا کیا۔ ہرمت نائٹس برج اور بیرالحکیم کے درمیان سڑک پر واقع ہے۔ آج لیبیا کی مہم کی شدید ترین جنگ ہوئی جسکے بعد برطانوی فوج نے دشمن کے ان زبردست جوابی حملوں کو روک دیا۔ جو وہ پیدا کردہ شگاف میں سے برطانوی مورچوں پر کر رہا تھا۔ آج پیادہ سپاہ کی آزمایش کا دن تھا۔ اور ہندوستانی و برطانی فوج نے اپنے مورچوں کو مضبوط کر لیا۔ اور تامرکو جرمنوں نے کئی حملوں کے باوجود اپنے قبضہ میں رکھا۔

لنڈن ۹ جون۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ روس میں لینن گراڈ کے محاذ پر ایک بہت بڑا حملہ ہونیوالا ہے۔ اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

لنڈن ۹ جون۔ وزارت پرواز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات برطانی طیاروں نے بھاری تعداد میں جرمنی میں ایمڈن کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ موسم موافق تھا۔ بندرگاہ میں خوفناک آگ لگ گئی۔ بلجیم اور ہالینڈ میں دشمن کے ہوائی جہاز واپس نہیں آ سکے۔

ماسکو ۹ جون۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ روس کے جھپٹا مارنے والے طیاروں نے بحیرۂ بالٹک میں جرمنی کے دس جہازوں کو غرق کر دیا ان میں سے ۷ جہاز ایک جرمن بحری اڈہ پر حملہ کر کے ڈبو دیئے گئے۔

نیویارک ۹ جون۔ ایک برطانی کروزر یہاں پہنچا ہے۔ اسکے کپتان نے ایک بیان میں کہا کہ ایک بار جب اس کا جہاز مالٹا میں لنگر انداز تھا۔ تو اس پر اکھٹے جرمن اور اطالوی طیاروں نے حملے کئے تھے۔ مگر یہ جہاز نہ ڈوبا۔

دہلی ۹ جون۔ محکمہ تار کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کے یوم پیدائش کی جو تعطیل ۱۲ جون کو منائی جاتی ہے۔ وہ اب اختتام جنگ تک نہ منائی جائیگی۔ اس دن نارمل کام ہوا کرے گا۔ اور عام تاریں وصول کی جائیں گی۔

پشاور ۸ جون۔ کاغذ کی قلت کے پیش نظر حکومت سرحد نے سرکاری گزٹ کی کاپیاں اخبارات کو مہیا کرنی بند کر دی ہیں۔

احمد آباد ۹ جون۔ آج کے ہریجن میں گاندھی جی نے لکھا ہے کہ اگر انگریز ہندوستان سے چلے جائیں۔ تو یہاں فرقہ وارانہ اتحاد خودبخود اسی طرح ہو جائیگا جسطرح رات کے بعد دن آتا ہے۔ راجہ گوپال جی کی سکیم غیر مناسب ہے۔ میرے اور انکے درمیان اختلافات حقیقی ہیں۔ اور انہیں کسی ظاہرداری سے دُور کرنا خطرناک ہو گا۔ ہمارے اختلاف کو دُور کرنیکا فکر کوئی نہ کرے۔ یہ خود دُور ہو جائے گا۔

دہلی ۹ جون۔ فضائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے شمال مغربی برما میں دریائے چندوین کے مشرقی کنارے پر ان جاپانی فوجوں کے اجتماع پر بمباری کی۔ جو ہندوستان کی سرحد کے پاس ہے۔ تمام بم نشانہ پر بیٹھے ایکیاب پر بھی بمباری کی گئی۔ ایک جہاز اور گودیوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ دریا میں چلنے والی کشتیوں پر بھی حملے کئے گئے۔ ہمارا صرف ایک طیارہ واپس نہیں آ سکا۔

لنڈن ۹ جون۔ روسی محاذ پر گوریلا دستے دشمن کو کافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اوریل کے علاقہ میں انہوں نے جرمن سپاہیوں سے بھری ہوئی ایک ٹرین پٹڑی سے گرا دی۔ ۳۰ ڈبے تباہ ہو گئے۔ اور کئی سو جرمن سپاہی مارے گئے۔

لاہور ۹ جون۔ پنجاب کی مارکیٹنگ ایکٹ پروٹسٹ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں نخود اور گندم کے سٹہ کی ممانعت کے احکام پر پروٹسٹ کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ نکلیگا کہ ہندوستان کے لاکھوں لوگ بیکار ہو جائینگے۔ نیز کہا ہے کہ اسوقت صوبہ کی منڈیوں میں سٹاک نفی کے برابر ہے۔ اگر موجودہ حکم منسوخ نہ کیا گیا تو حالت خراب ہو جائے گی حکومت کو چاہیئے۔ کہ تاجروں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ بلا کر صورت حالات کے تمام پہلوؤں پر غور کرے۔

واشنگٹن ۹ جون۔ امریکہ میں اسلحہ سازی کے کمشنر نے کارخانہ جات کا معائنہ کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار ۱۹۴۳ء میں انتہا کو پہنچ جائے گی۔ یعنی دوگنی ہو جائے گی۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگر ہٹلر اور گوئرنگ دیکھیں تو فوراً صلح کا جھنڈا بلند کر دیں۔ یا خودکشی کر لیں۔

نیویارک ۹ جون۔ اب تک یہاں بلیک آؤٹ صرف بعض محلوں تک محدود ہوتا تھا۔ آج ۲۰ منٹ تک سارے شہر میں بلیک آؤٹ ہوا۔ جس کا اثر ستر لاکھ لوگوں پر پڑا۔

لنڈن ۹ جون۔ یہاں کے ایک ہندوستانی تاجر کرتار سنگھ کو سیفٹی ریزر کے بلیڈوں کا زیادہ کوٹا رکھنے کے جرم میں اڑھائی ہزار پونڈ جرمانہ ہوا ہے اور ۵۰ گنی خرچ ڈالا گیا ہے۔

واشنگٹن ۹ جون۔ مسٹر کارڈل ہل نے آج ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہٹلر اس لئے فن لینڈ گیا تھا کہ اپنے مخالفوں پر ظاہر کرے کہ فن لینڈ دل و جان سے جرمنی کا حامی ہے اور مزید امداد حاصل کر سکے۔

ماسکو ۹ جون۔ روسی اخبار "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے کہ جرمن یوکرین میں جن دیہات کو خالی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ انہیں جاتے ہوئے آگ لگا جاتے ہیں۔

کراچی ۹ جون۔ کندھکوٹ ضلع جیکب آباد کے قریب ایک چلتی ہوئی ٹرین میں مسلح حُروں نے ڈاکہ ڈالا انٹر کلاس کے دو مسافروں کو جن میں ایک سرکاری افسر اور دوسرا سوداگر تھا قتل کر دیا۔ اور سرکاری ریکارڈ نیز ۳۲۰۰ روپیہ لے کر بھاگ گئے۔

دہلی ۹ جون۔ ایک فوجی نمائندہ کا بیان ہے کہ یوں تو لنکا میں دفاعی انتظامات پہلے ہی کافی مضبوط تھے۔ مگر کولمبو پر جاپانی حملہ کے بعد انہیں بہت زیادہ مستحکم کر لیا گیا ہے۔ اور اگر دشمن نے اس پر حملہ کی جرأت کی۔ تو اُسے منہ کی کھانی پڑے گی۔

دہلی ۹ جون۔ گاندھی جی جو نئی تحریک شروع کرنیوالے ہیں۔ اسکے متعلق کئی قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تحریک یہ ہو گی۔ کہ جب کوئی انگریز کسی ہندوستانی کو نظر آئے۔ تو وہ اسکے پاس پہنچکر شائستگی کے ساتھ اسے کہدے۔ کہ ہندوستان آپکا ملک نہیں۔ اسلئے آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ اس تحریک میں غیر کانگرسیوں کو شامل ہونے کی اجازت ہو گی۔

احمد آباد ۹ جون۔ گاندھی جی نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ اگر ہندوستان کی تقسیم پر مصر ہے۔ تو اسے تقسیم کا مطالبہ سے قبل سے غیر ملکی قبضہ سے ہندوستان کو آزاد کرانا چاہیئے۔ اسکے بعد وہ اپنا مطالبہ تشدد سے بھی منوا سکتی ہے۔

کلکتہ ۹ جون۔ بنگال پراونشل مسلم لیگ کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ہندوؤں کے بہت سے طبقوں نے مسلمانوں کی مخالفت ترک کر دی ہے۔ اور وہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کو خود مختاری کے حقوق دینے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ اور اسکی وجہ شاید دشمن کا وہ خطرہ ہے جو عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۹ جون۔ آسٹریلین وزیر اعظم نے ایک اعلان میں کہا کہ گذشتہ چند روز سے لڑائی کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔ اور آج ہم ایسی پوزیشن میں ہیں کہ قطعی وثوق

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی